کتاب کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے اور دن بدن اس کی افادیت واثر کی وجہ سے مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔خاص طور پر اس میں ایک مضمون ایسا بھی ہے جس کو صدیوں تک کیلئے لپیٹ دیا گیا ہے۔ایسے محکم دلائل و براہین کے ساتھ کہ اب لوگ علامہ اقبالؒ کے وہ اشعار پڑھتے ہوئے خود ہی اپنے دل میں شرمندگی محسوس کریں گے۔اکابر علماءِ دیوبند کی علمی عظمت، امام ابوحنیفہؒ کی فقہی ثقاہت، مولانا حسین احمد مدنیؒ کی بے داغ سیاست، کشکولِ معرفت کی فصاحت و بلاغت سے مدلول ہے۔کتاب بے داغ ہے، البتہ اگلے ایڈیشن کی جانب پابہ رکاب ہونے سے پہلے صفحہ ۳۶۹ کا ''پابہ رکات'' درست کر دیا جائے۔

نام کتاب :درسِ علم وعرفان مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت :75 صفحات

قیمت :56 روپے ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

انتہائی مختصر اور جامع کتاب اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے جو معروف محقق اور نامور مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی کے افاداتِ پُراثر پر مشتمل ہے۔یہ درسِ علم وعرفان ہے۔اس میں اصلاحی، علمی اور روحانی جواہر پارے ہیں۔مصنف کی یہ خوبی ہے کہ کتاب مختصر ہو، مگر استفادہ کرنے والوں کا ہجومِ بیکراں اس کی تحریر کی چاشنی، سلاست و روانی اور ذوقِ وجدانی سے لطف اندوز ہو۔کتاب میں ایسی جاذبیت اور کشش ہے کہ ایک بار پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔دولتِ یقین کو حاصل کرنے کے اور ازدیادِ قوتِ ایمان کے لئے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

پچھتر (۷۵) صفحات، مضبوط جلد بندی اور قیمت صرف 56 روپے۔56 کا عدد بھی خوب ہے۔کتاب گو کہ مختصر ہے مگر زیادہ وقت لے کر غور وفکر سے پڑھا جائے۔پڑھنے والا یقین وایمان کے ازدیاد سے بہرہ ور ہوگا۔اس میں دینِ حق کا پیغام بھی ہے اور حضوری قلب کے ساتھ حاضری بھی۔مؤمنین کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہوگا۔غیر اللہ کی عبدیت سے آزادی بھی نصیب ہوگی۔اس طرح کے ۴۷ عنوانات سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔جس میں بجائے خود ہر ایک عنوان کتاب کی جان ہے۔کتاب کا مقصد قاری کی نظر کا ارتکاز ربّ الوسائل پر مستحکم کرنا معلوم ہوتا ہے جو عین مقصود ہے۔کتاب ٹھیک ہے البتہ صفحہ نمبر ۳۵ پر ''اساب قطعیہ'' کو ''اسبابِ قطعیہ'' کر دیا جائے۔

نام کتاب :علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نمبر تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت :439 صفحات

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

زیر تبصرہ نمبر بھی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی کوششوں کا حسین گلدستہ ہے۔مولانا کے زیر سرپرستی شائع ہونے والا مجلہ ''القاسم'' اور ان کا ادارہ جامعہ ابوہریرہؓ روز بروز ترقی کے اعلیٰ منازل طے کر رہے ہیں

اس میں بالیقیں اس کے بانی مولانا عبدالقیوم حقانی کے خلوص کا نہ صرف دخل ہے بلکہ علم، عمل اور اخلاص کو جمع کرنے سے جو نتیجہ نکلنا چاہئے وہ علمی اور ادبی حلقوں کے سامنے نمایاں ہے۔

مجلوں کے خصوصی نمبرات کی دنیا میں آپ اپنے منفرد اندازِ تحریر، طریقۂ کار، تذکار و سوانحات کے ذریعے نمبر لے گئے ہیں۔ شخصیات کو اشخاص کے اذہان وقلوب میں کچھ اس طرح پیوست کرتے ہیں کہ پڑھنے والے خود ایک شخصیت کے مالک بن جاتے ہیں۔ بایں وجہ زیر تبصرہ نمبر کا شدت سے انتظار تھا اور کیوں نہ ہوتا کہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی شخصیت ہی ایسی ہے جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

یہ نمبر اپنی افادیت' تحقیق وتدقیق کے حوالے سے لمحوں کے دامن میں صدیوں تک مفید ثابت ہوگا۔ کتاب بہترین مجلد کی گئی ہے۔ یہ کتاب مختلف ابواب میں تقسیم کی گئی ہیں۔ بابِ اوّل سے پہلے ہدیۂ تبریک میں فانی ہے، نقشِ اوّل میں حقانی ہے۔ بابِ اوّل کے شروع میں عراقی ہے، آخر میں ملتانی ہے۔ بابِ دوم کے آخر میں محمد یوسف لدھیانوی ہے۔ بابِ سوم اوصاف وکمالات کا ہے۔ بابِ چہارم تفسیر عثمانی کی عظمت وافادیت کا ہے جس کے شروع میں ملکانوی ہے آخر میں مولانا فیض احمد ملتانی ہے۔ بابِ پنجم سیاسیاتِ عثمانی پر مشتمل ہے، جس کے اوّل میں راشدی اور آخر میں بخاری ہے۔ بابِ ششم افاداتِ عثمانی کی تفہیم کا ہے، جس کے اوّل میں کاندھلوی ہے اور آخر میں قیصرانی ہے۔ بابِ ہفتم میں سفرِ آخرت ہے جس میں حضرت کے سفرِ آخرت کو ایسے صبر وتحمل سے بیان کیا گیا ہے کہ عقیدۂ آخرت پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔

یہ دنیا فانی ہے، ہر ایک کو موت آنی ہے، موت سے پہلے تیاری کرنا ہر شخص کے ذمے ہے۔ دنیا کی رنگینیوں میں دل کو اُلجھانا اور آخرت کو بھول جانا دانشمندی کی دلیل نہیں ہے۔ دل کو دنیا سے نکالنے اور فکر آخرت میں ڈالنے کے لئے عثمانی نمبر مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ اُس شخصیت کا نمبر ہے جس کے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ خصوصی طور پر بڑے مداح تھے اور اپنا عمامہ آپ کے سر پر رکھا۔

کتاب ظاہری وباطنی حسن سے مالا مال ہے۔ بعض جگہ کتاب کی غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ اُمید ہے آئندہ ایڈیشن میں یہ سقم بھی دور کر دیا جائے گا۔ مثلاً صفحہ نمبر ۲۳ پر قل انما الی آخرہ آیہ کے ترجمہ میں تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم ''کو'' حکم آتا ہے مجھ کو کہ معبود تمہارا ایک معبود ہے...... تم اور حکم کے درمیان ''کو'' کو وہ گراں کی صورت اختیار کر گیا ہے، جس پر یہ قرآن نازل ہوتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اس ''کو'' کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔ چونکہ معاملہ ترجمے کا تھا، اس لئے اس غلطی کا تذکرہ مجبوری تھی۔ باقی خود اربابِ علم ودانش صحیح کر کے پڑھیں گے۔

صدیقی ٹرسٹ' جامعہ ابوہریرہ' کتب خانہ رشیدیہ' مکتبہ سید احمد شہید' مکتبہ بخاری' جامعہ ابوہریرہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔